بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون نمبر ۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ، ۲۶ صلح ۱۳۵۰ ہش، ۲۶ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۳ صلح۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ درد میں کمی ہے اور عضلات کے کھچاؤ میں بھی کچھ کمی ہے احباب دعائیں جاری رکھیں

۲۴ صلح۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ آج شام لاہور سے محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن تشریف لائے اور حضور ایدہ اللہ کا معائنہ کیا اور کمر میں درد کے مقام پر عضلات میں دو جگہ ٹیکے کئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ٹیکوں سے بھی درد میں کچھ افاقہ ہوا۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ صلح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر میں درد اور چکروں کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور (بذریعہ تار) محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۳ صلح کو میو ہسپتال میں ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کا پتہ کا آپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم خُوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے

اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے

(۱) "تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صدق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشا کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے۔ اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدّار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کرکے دکھلائے گا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۶ طبع اوّل)

(۲) "مَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کرکے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۱۳)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

(۲) امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ لجنہ اماء اللہ

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جو نیا لٹریچر شائع ہوا ہے اس میں تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ قیمتی کتاب ہماری واجب الاحترام اور بزرگ ہستی اور احمدی مستورات کی مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی روح رواں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے آپ نے بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ تحریک لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کو منضبط کیا ہے اور ان احمدی مستورات کا تذکرہ فرمایا ہے جنہیں ابتدائی دور میں اہم جماعتی اور دینی خدمات بجا لانے کا شرف حاصل ہوا اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی خدمات اور قربانیوں کے میدان میں احمدی مستورات ہر دور اور ہر مرحلہ میں مردوں کے دوش بدوش بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے قربانی اور فدائیت کی ایسی ایسی روشن اور نادر مثالیں قائم کی ہیں جن کا نمونہ ہمیں سوائے قرون اولیٰ کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ کتاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ان جلیل القدر خدمات کا بھی مرقع ہے جو آپ نے احمدی مستورات کی بہبودی اور ان کی دینی تربیتی اور علمی ترقی کے لئے سرانجام دیں حضور کی دور بین نظری نے ابتدائی ایام میں ہی بھانپ لیا تھا کہ صنف نازک کی تعلیم و تربیت اور ترقی کے بغیر نہ جماعت مضبوط ہو سکتی ہے اور نہ وہ اپنے مقصد وحید یعنی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے قیام میں کامیاب ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی اور پھر قدم قدم پر ان کی ایسی راہنمائی فرمائی کہ وہ ترقی کے ہر میدان میں بڑھتی چلی گئیں حتیٰ کہ آج یہ تنظیم لجنہ اماء اللہ ایک اہم بین الاقوامی دینی تنظیم بن چکی ہے حضور نے جماعت کی مجلس شوریٰ میں ان کو رائے دہندگی کا حق دلوایا ان کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے مختلف ادارے قائم کئے اور ہر وقت ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ جماعت میں ایک موثر اور فعال کردار ادا کر سکیں اور قربانیوں کے میدان میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

ساڑھے چھ صد صفحات کی اس ضخیم کتاب کو حضرت سیدہ ممدوحہ نے بڑی عمدگی اور سلیقہ کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ لجنہ اماء اللہ اور احمدی مستورات سے متعلق کوئی اہم بات درج ہونے سے نہ رہ جائے یہی وجہ ہے کہ اس میں جا بجا ایسے ایمان افروز واقعات درج ہیں جو اس قابل ہیں کہ ہماری نئی نسلیں انہیں پڑھیں یاد رکھیں اور پھر ان کی پیروی کرنے کی کوشش کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اور مسجد فضل لندن کی نہایت دلآویز تصاویر سے بھی یہ کتاب مزین ہے۔ اس کے علاوہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے رقم فرمودہ تعارف کی عکسی تصویر اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور لجنہ اماء اللہ کی اولین سیکرٹری حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے ایک اہم تاریخی خط کا عکس بھی اس میں شامل ہے جو آپ نے اپنے بزرگ اور جلیل القدر والد کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر فرمایا یہ خط خلافت ثانیہ کی صداقت کا ایک ثبوت اور اس دلی تڑپ کا بھی مظہر ہے جو خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلوب میں جماعت میں تعلیم القرآن کی ترویج و تدریس کے متعلق موجزن ہے۔

غرض یہ اہم کتاب سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں اہم اور بیش قیمت اضافہ ہے اور اس قابل ہے کہ نہ صرف احمدی مستورات اسے بکثرت خریدیں اور اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ ہوں بلکہ مردوں کو بھی اسے خریدنا اور زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ کتابت و طباعت عمدہ سفید کاغذ پر مجلد صورت میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت فی جلد -/۱۵ ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

حسنِ فکر!

جنہیں درِ بابِ حق سے حاصل متاعِ قلبِ سلیم بھی ہے
وہ جانتے ہیں کہ بادِ صحرا میں موجِ بادِ نسیم بھی ہے

سمجھ نہ کھیل اس جہاں کو غافل۔ کہ یہ رہِ مستقیم بھی ہے
یہاں پہ نارِ جحیم بھی ہے۔ یہاں پہ خُلدِ نعیم بھی ہے

وہی ہے وجہِ قرار بھی۔ اور وجہِ قلبِ دو نیم بھی ہے
وہ ایک جلوہ جو میرے دل میں رواں بھی ہے اور مقیم بھی ہے

عمل ہے خالی مگر میں یہ سوچ کر ہی تسکین پا رہا ہوں
عمل کی پڑتال کرنے والا۔ رحیم بھی ہے کریم بھی ہے

اُسی پہ رکھ آسرا نظر کا۔ جو عرصۂ زیست میں سدا سے
قدیر بھی ہے۔ عزیز بھی ہے۔ خبیر بھی ہے۔ علیم بھی ہے

کبھی تہِ خاک سرنگوں ہے کبھی سرِ بام پرفشاں ہے
بساطِ ہستی پہ ابنِ آدم حقیر بھی ہے۔ عظیم بھی ہے

ہے منفرد اس چمن کے اہلِ سخن میں میرا کلام اختر
کہ میرے ذوقِ سخن میں رنگِ جدید بھی ہے۔ قدیم بھی ہے

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات

(تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ ...... الخ

اللہ تعالیٰ کی سُنّت

اللہ تعالیٰ کی ابتدائے آفرینش سے یہ سُنّت ہے کہ انبیاء کے ذریعہ رشد و ہدایت کے سلسلہ کو جاری فرماتا ہے۔ اور جب تک چاہتا ہے اُن کے بابرکت وجودوں سے وہ کام لیتا ہے۔ بشریت کے تقاضا کے ماتحت جب اُن کی وفات ہو جاتی ہے تو رُشد و ہدایت کے سلسلہ کو مُمتد کرنے کے لئے وہ خلفاء کے سلسلہ کو قائم فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دستورِ الٰہی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا تَبِعَتْهُ خِلَافَةٌ

(خصائص کبریٰ)

یعنی کوئی نبی نہیں کہ اس کے بعد خلافت نہ ہوئی ہو۔ دراصل رسُولوں اور نبیوں کے بابرکت وجود تمام دُنیا کے وجُودوں سے اعلیٰ اور ارفع ہوتے ہیں۔ لہٰذا اُن کی برکات کو ظلّی طور پر اُن کے بعد بھی قائم رکھنے کی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کے نظام کو تجویز کیا۔

اُمّتِ محمدیہ کیلئے خلافت کا وعدہ

حضرت رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کو جو تمام انبیاء کے سردار اور فخر تھے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا اور اس کی سب اقوام کے لئے ہادی و مرشد بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی وفات کے بعد اپنی قدیم سنّت اور دستور کے مطابق خلافت کے سلسلہ کو قائم کرنے کیلئے اپنی کتاب پاک میں فرمایا:۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سُورۃ نور)

کہ تم میں سے جو لوگ مومن اور عملِ صالح کرنے والے ہوں گے اُن میں اللہ تعالیٰ اسی طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا۔

یعنی جس رنگ میں پہلی امتوں میں بعض افرادِ اُمّت کو خلافت کے منصب پر فائز کیا گیا۔ اُسی رنگ میں آپؐ کی امّت میں بھی خلفاء کھڑے کئے جائیں گے۔ خود حضورؐ نے اپنے بعد کی خلافت کا جو فوری طور پر ہونے والی تھی ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا۔

(۱) تکون الخلافۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ۔ ثم تکون ملکًا عاضًا فتکون ماشاء اللہ ان تکون۔ یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں نبوّت رہے گی۔ جب تک خدا چاہے گا۔ پھر خدا اس نعمت کو اٹھالے گا۔ اور تمہیں خلافت علی منہاج النّبوت کی نعمت دے گا، اور یہ خلافت تم میں اس وقت رہے گی جب تک خدا چاہے گا، پھر خدا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا اور جب تک چاہے گا تم میں ملوکیّت کو قائم رکھے گا۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

پھر حضورؐ نے فرمایا تھا:۔

(۲) عن سفینۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلاثون سنۃ ثم تکون مُلکًا

(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ میرے بعد خلافت صرف تیس سال ہوگی۔ اس کے بعد ملوکیّت اور بادشاہت قائم ہو جائے گی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چاروں خلفاء۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے مجموعی عرصۂ خلافت کی مدّت تیس سال بنتی ہے۔ اس خلافت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافتِ راشدہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ عرباض بن ساریہ کی مشہور روایت میں لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا:۔

فانّہ من یعش منکم بعدی فیری اختلافًا کثیرًا فعلیکم بسُنّتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین فتمسکوا بھا وعضّوا علیھا بالنّواجد

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۷)

کہ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے۔ وہ لوگوں میں بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت میں میری وصیّت تمہیں یہی ہے کہ تم میری سنّت اور میرے بعد میں آنے والے خلفاء الرّاشدین کی جو ہدایت یافتہ ہوں گے۔ سنّت کو اختیار کرنا تم اس سنّت کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ وعضّوا علیھا بالنّواجذ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنّت سے چمٹے رہنا۔ اور کبھی اس راستہ کو نہ چھوڑنا جو میرا ہے یا میرے خلفاء الرّاشدین کا ہوگا۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ حضورؐ نے اپنے بعد کے خلفاء کو خلفاء الراشدین قرار دے کر گویا ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ قرار دیا ہے۔ خلافتِ راشدہ کا بابرکت نظام چونکہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشد و ہدایت کے جاری کردہ سلسلہ کو مُمتد اور مستحکم کرنے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اس لئے خلفاء راشدین نے اپنے اس فریضہ کو احسن طور پر انجام دینے کے لئے جو سعی کی اور خدا تعالیٰ سے خاص توفیق پائی۔ تاریخ اسلام کے زرّین اوراق اس پر شاہد ناطق ہیں۔

خلافت کے خلاف دشمنانِ اسلام کے منصوبے

دوسری طرف دشمنانِ اسلام تھے جو ہر لمحہ رشد و ہدایت کی ترقی اور غلبۂ اسلام اور دینِ متین کے استحکام کو دیکھ کر جل رہے تھے۔ اندر ہی اندر ایسے منصوبے اور سازشیں اس بابرکت نظام کو تہس نہس کرنے کے لئے سوچتے رہتے تا اسلام کی ترقی رُک جائے۔ اور رشد و ہدایت کا سلسلہ بند ہو جائے۔ چنانچہ الکفر مِلّۃ واحدۃ کے مطابق سب طاغوتی طاقتوں نے، جن میں منافقین یہود اور عیسائی شامل تھے، اپنی اس ناپاک سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی ایسی سازشیں اور فتنہ انگیزیاں شروع کر دی تھیں جن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعد اسلام کی ترقی اور کامیابیوں کا سلسلہ بند ہو جائے۔ اور کوئی ایسا نظام قائم نہ ہو سکے جو اسلام کی ترقی، امّت محمّدیہ کی دائمی کامیابی مسلمانوں کی یک جہتی اور خوشحالی کا ضامن ہو۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے قبل از وقت جہاں اختلافات کی خبر دی تھی۔ وہاں اس قسم کی ریشہ دوانیوں اور فتنوں اور سازشوں کی خبر بھی دی تھی۔

چنانچہ ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ مُسلمانوں کو فتح ہوئی اور بہت سے اموال غنیمت میں حاصل ہوئے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ اموال مستحقین میں تقسیم فرمائے۔ اس دوران جبکہ آپؐ اموال تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص آیا جو سیاہ رنگ کا تھا جس کے جسم کی بناوٹ میں بعض نقائص تھے چنانچہ آنکھوں میں گڑھے پڑے ہوئے تھے اور ماتھے کی ہڈی باہر نکلی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں بھی نقص تھا۔ جسے عمرو بن الخویصرہ یا خنیصرہ کہتے تھے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔ جب آپؐ مال تقسیم فرما چکے تو اس نے گردن اٹھائی اور کہا۔

لقد رأیت قسمۃً ما ارید بھا وجہُ اللہِ

کہ آج میں نے مال کی ایسی تقسیم دیکھی ہے جس میں خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مدّنظر نہیں رکھا گیا۔

فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتّٰی تورّد خدّاہ وقال لہ ویحک فمن یعدل اذا لم اعدل۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ الفاظ سُنے تو آپ ایسے ناراض ہوئے کہ آپؐ کے رُخسارِ مبارک سُرخ ہوگئے اور فرمایا۔ تیرا ستیاناس ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر دُنیا میں کون عدل کرے گا۔

ثم قال یامننی اللہ عزّ وجل علی اھل الارض

ولا تامنونی۔

پھر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے تو ساری دُنیا کی حفاظت و امانت کا کام میرے سپرد کر دیا ہے اور مجھے امین قرار دیا ہے اور تم مجھے اپنے تھوڑے سے مال میں بھی امین نہیں سمجھتے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس شخص کی تلاش کی تاکہ اسے قتل کر دیں۔ مگر انہوں نے دیکھا کہ وہ مسجد میں بڑی لمبی نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر اُن کے دل میں خوف پیدا ہوا اور اس کے قتل کی انہوں نے جرأت نہ کی۔ پھر حضرت علیؓ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ میں اسے ضرور قتل کر دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اُسے ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔

"لو قتل هذا ما اختلف اثنان فی دین الله انه سیکون من ضئضئ هذا قوم یمرقون من الذین کما یمرق السهم من الرمیة۔"

(طبری اور دیگر کتب تواریخ)

کہ اگر یہ شخص آج مارا جاتا تو اسلام میں آئندہ کبھی فتنہ نہ پیدا ہوتا۔ مگر اب اس قسم کے لوگ جو اس شخص کے طریق کی اتباع کرنے والے ہوں گے۔ اُمتِ محمدیہ میں پیدا ہوں گے مگر وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔[1]

بعد کے واقعات سے جو خلفاء راشدین کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوئے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمودہ کی تصدیق ہو گئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتہام

اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اور واقعہ ہوا۔ اور وہ واقعہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کی طرف سے اتہام اور الزام لگانے کا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ نور میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ اس کی تفصیل میں قرآن کریم نے مسلمانوں کو ضروری ہدایات دی ہیں اور تاکیدی نصیحت کی ہے کہ ایسے مواقع پر کن باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ پھر اس الزام کو ردّ کیا گیا ہے۔ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا تھا۔ سورہ نور کے چار رکوعوں میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور باقی رکوعوں میں خلافت کا ذکر آتا ہے۔ محققین کے لئے یہ بات حیرت کا باعث ہوئی ہے کہ پہلے چار رکوعوں کا جن میں الزام اور اس کا ردّ ہے۔ پچھلے چار رکوعوں سے جن میں خلافت کا ذکر ہے۔ باہمی ربط و تعلق کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں لطیف بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ حضرت عائشہؓ پر جو الزام لگایا گیا تھا اس کی اصل غرض کیا تھی؟ اس کا سبب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ حضرت عائشہؓ سے اُن کی کوئی دشمنی تھی۔ ایک گھر میں بیٹھی ہوئی عورت جس کا سیاسیات سے کوئی تعلق ہے نہ قضا سے نہ عہدوں سے نہ اموال کی تقسیم سے نہ لڑائیوں سے۔ اس سے کسی نے کیا بغض رکھنا ہے۔ پس براہِ راست حضرت عائشہؓ سے بغض کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

اس الزام کے بارہ میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ نعوذ باللہ یہ الزام سچا ہو۔ جس کو کوئی مومن ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اِس گندے خیال کو ردّ کر دیا ہے۔

اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام بعض دوسرے وجودوں کو نقصان پہنچانے کے لئے لگایا گیا ہو۔

منافقین کی اصل غرض کیا تھی

اب ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون کون لوگ تھے جن کو بدنام کرنا منافقوں کے لئے یا اُن کے سرداروں کے لئے فائدہ بخش ہو سکتا تھا۔ اور کن کن لوگوں سے اس ذریعہ سے منافق اپنی دشمنی نکال سکتے تھے۔ ایک ادنیٰ تدبّر سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام لگا کر دو شخصیتوں سے دُشمنی نکالی جا سکتی تھی۔ ایک رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے حضرت ابوبکرؓ سے۔ کیونکہ ایک کی وہ بیوی تھیں اور دوسرے کی بیٹی تھیں۔ دونوں وجود ایسے تھے کہ اُن کی بدنامی سیاسی لحاظ سے یا دشمنیوں کے لحاظ سے بعض لوگوں کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی تھی۔ یا بعض لوگوں کی اغراض ان کو بدنام کرنے کے ساتھ وابستہ تھیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام حاصل تھا وہ الزام لگانے والے کسی طرح چھین نہ سکتے تھے انہیں جس بات کا خطرہ تھا وہ یہ تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نظام قائم نہ ہو جائے جس کی وجہ سے وہ اپنی اغراض پوری کرنے سے محروم ہو جائیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ آپؐ کے بعد خلیفہ ہونے کا اگر کوئی اہل ہے تو وہ ابوبکرؓ ہی ہیں۔ پس اس خطرہ کو بھانپتے ہوئے انہوں نے حضرت عائشہ پر الزام لگا دیا۔ حضرت عائشہؓ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے گر جائیں۔ اور اُن کے گر جانے کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو جو مقام حاصل ہے وہ اس سے محروم ہو جائیں۔ اور مسلمان آپ سے بدظن ہو کر اس عقیدت کو ترک کر دیں جو انہیں آپؓ سے تھی اور اس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ ہونے کا دروازہ بالکل بند ہو جائے۔

یہی وجہ ہے۔ سورۂ نور میں خدا تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ پر الزام کے واقعہ کے بعد خلافت کا ذکر کیا۔ حدیثوں میں صریح طور پر آتا ہے کہ صحابہؓ آپس میں باتیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو وہ ابوبکرؓ کا ہے۔ لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے کہا کہ اے عائشہؓ! میں چاہتا تھا کہ ابوبکرؓ کو اپنے بعد نامزد کر دوں مگر میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اور مومن اس کے سوا کسی اور پر راضی نہ ہوں گے۔ اس لئے میں کچھ نہیں کہتا۔ غرض صحابہؓ یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُن میں اگر کسی کا درجہ ہے تو حضرت ابوبکرؓ کا ہے۔ اور وہی آپ کا خلیفہ بننے کے اہل ہیں۔"

(باقی)

[1] یہ بیان طبری اور بعض دوسری تواریخ سے ماخوذ ہے۔ لیکن لو قتل کے الفاظ سے یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے قتل کرانا چاہتے تھے۔ مگر غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ صحیح بخاری کی ایک روایت جس میں بتبدیلی الفاظ اس واقع کا ذکر ہے یہ بتاتی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اس فعل کو ناپسند کرنے کے باوجود صحابہ کو اس کے قتل کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

دُعائے مغفرت

عاجز کے سمدھی مکرم برادرم منشی محمد الدین صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ و سیکرٹری مال آنبہ کلاں ضلع شیخوپورہ بعمر ۷۸ سال اچانک بعارضہ فالج بیمار ہو کر ۱۱/۱ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۲۶ء میں احمدیت قبول کرتے ہی وصیّت کر دی تھی ساری عمر نظام سلسلہ کی اطاعت تنظیم تربیت اور چندہ جات کی فراہمی میں ۲۶ دیہات کے دور دراز علاقہ میں بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔ بذریعہ ٹرک میّت ربوہ لائی گئی حضور نے ازراہ نوازش ۱۲/۱ کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات کرے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(فیروزالدین امرتسری
انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خدا تعالیٰ کے دین کی عظمت کے قیام کیلئے قربانی دیں

اے مخلصین جماعت احمدیہ آپ نے اپنے واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر اللہ تعالےٰ کے دین کی عظمت کے قیام کے لئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کیلئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں جس جوش و خروش سے وعدے لکھوائے ہیں۔ اسی جوش اور اخلاص کے ساتھ اب ادائیگی بھی کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے انتہا برکت دے۔ جزاکم اللہ خیراً

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیے ہم سب مل کر تعلیم الاسلام کالج کی درخشندہ روایات قائم رکھنے کا عہد کریں

استقبالیہ تقریب میں تعلیم الاسلام کالج کے نئے پرنسپل کا خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۱ کو مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کو تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل مقرر فرمایا۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۹/۱ کو سوا بارہ بجے کالج ہال میں محترم چوہدری محمد علی صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے نے کی۔ تلاوت کلام پاک مکرم نصیر الحق صاحب نے کی۔ جس کے بعد محترم صوفی صاحب نے ممبران سٹاف اور کارکنان کالج کی طرف سے مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں محترم چوہدری صاحب کی کالج کے سلسلہ میں ۲۰ سالہ بے لوث خدمات کا تذکرہ کرکے انہیں خراج تحسین پیش کیا اور نئے اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کی۔ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کے دورہ یورپ اور دورہ افریقہ کے دوران مکرم چوہدری صاحب موصوف کو حضور اقدس کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ اسلئے بجا طور پر ہمیں اپنے اس رفیق کار پر فخر ہے کہ جسے اب حضور اقدس نے کالج کی سربراہی کا اعزاز بخشا ہے۔ آخر میں مکرم صوفی صاحب نے اساتذہ اور کارکنان کی طرف سے چوہدری صاحب کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں سے بحسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد طلباء کی طرف سے ایم اے کے طالبعلم نصیر احمد صاحب نے پرنسپل صاحب کو خوش آمدید کہا۔

بعدہٗ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اچانک مجھ سے کمزور اور ناچیز انسان پر وہ عظیم ذمہ داریاں ڈال دی گئی ہیں کہ جن کے متعلق میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا پھر سربراہی بھی تعلیم الاسلام کالج کی جس کا افتتاح سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیت الدعا میں اپنی دعاؤں کیساتھ فرمایا اور جس کی بنیاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے رکھی اور اعلیٰ و ارفع اقدار و روایات کے ساتھ جس کی عظیم الشان عمارت ہمارے آقا سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی۔ یہ کالج دوسرے کالجوں کی طرح عام کالج نہیں ہے۔ یہاں دینی و دنیاوی تعلیم کے امتزاج سے اسلام کے سپاہی تیار کرنے کا عظیم مقصد کارفرما ہے۔ مکرم چوہدری نے کہا کہ اس مادرِ علمی کی قابلِ رشک اقدار و روایات کی تشکیل اور اسے ملک گیر شہرت کا حامل منفرد ادارہ بنانے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ اپنی تمام تر توجہ اور انتھک محنت اور جد و جہد کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور التجاؤں سے اسے پروان چڑھانے میں صرف کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نے اس ادارہ کو اپنے خون سے سینچا ہے اور یہاں کے طالبعلموں کو بلا لحاظ مذہب و ملت حضور نے اپنے بچوں سے بڑھ کر چاہا اور پیار دیا۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۶۵ء تک کالج سے براہ راست بطور پرنسپل وابستہ رہے لیکن حضور پرنسپل سے بڑھ کر اور بھی بہت کچھ تھے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء ایسے رنگ میں حضور ایدہ اللہ کی خصوصی شفقت و محبت سے وافر حصہ پاتے تھے کہ گھر سے دوری کا احساس جاتا رہتا۔ یہ حضور اقدس ہی تھے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر بیمار طلباء کی تیمارداری فرماتے تھے اور اپنے دست مبارک سے چمچوں کے ذریعہ ان کے منہ میں دوا ڈالتے۔ اور طلباء کے ذاتی حالات و مسائل سے آگاہ رہتے اور ہمیشہ ماں باپ سے بڑھ کر ان کی خیر خواہی چاہتے۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ طلباء عملی زندگی میں بھی ہمیشہ تعلیم الاسلام سے وابستگی کا ذکر فخریہ انداز میں کرتے رہے اور ہمارے طلباء کو جہاں بھی قومی خدمت کا موقع ملا۔ وہاں انہوں نے اعلیٰ کردار بلند اوصاف اور بے لوث خدمت کے باعث نیک نامی اور شہرت پائی۔ اور اپنے بیگانوں میں انہیں ان کی فرض شناسی کے باعث عزت اور وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ حضور نے اپنے خون سے جس پودے کی آبیاری فرمائی اور جسے پالا پوسا اسے ایک تناور ثمر آور شجر کی شکل میں ہمارے سپرد کرکے حضور خلافت کے جلیل القدر منصب پر متمکن ہو چکے ہیں اب ہم سب کا یہ مشترکہ فرض ہے کہ اس عظیم مادرِ علمی کی درخشندہ روایات کو تابندہ تر کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اپنی اپنی صلاحیتوں اور کوششوں کو بروئے کار لاکر خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر دعائیں کریں کہ اے خدا تو ہی ہماری خامیوں اور کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں اپنے فرائض سے احسن طور پر سرخرو ہونے کی توفیق فرما۔ آمین۔

پرنسپل صاحب نے توقع ظاہر کی کہ طلباء ہمیشہ اپنے اولین مقصد کو پیش نظر رکھیں گے اور اساتذہ اور والدین کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے مسلسل محنت اور مقصد کی لگن سے امتحان اور کھیل کے میدان میں ہر جگہ بہترین نتائج پیدا کرکے اپنا اپنے کالج اور اپنی قوم کا نام بلند کریں گے تا مادرِ علمی کو ان پر ہمیشہ فخر رہے۔ آخر میں محترم پرنسپل صاحب نے تمام اساتذہ کارکنان اور طلباء نے کالج کا اس تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ وہ ان کی نئی ذمہ داریوں سے کامیابی سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے ان کی مدد کریں۔

محترم چوہدری پروفیسر محمد علی صاحب پرنسپل کے اس موثر خطاب کے بعد محترم صوفی بشارت الرحمان نے دعا کرائی اور تقریب استقبالیہ اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار: محمد سلطان اکبر ایم اے
سیکرٹری سٹاف تعلیم الاسلام کالج
ربوہ

وقف جدید کے زیر انتظام اراضی وقف کرنے والے احباب توجہ فرماویں

اس وقت علاقہ سندھ۔ بہاولپور۔ ملتان اور سرگودھا کے علاقوں کے اکثر احباب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اشاعت اسلام کی غرض سے اراضی وقف کی ہوئی ہے اپنی فصلوں کے برداشت کے موقعہ پر سلسلہ کا حصہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے انہیں بار بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے اور پھر ان میں سے بعض ایک حصہ ادا کرتے ہیں اور دوسری قسط کو معرض التوا میں ڈال دیتے ہیں۔

ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا واضح نمونہ پیش فرماویں۔ یہی تو آزمائش کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے زمانے کے امام کے حضور ایک اقرار کیا۔ وہ کہاں تک اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں۔

اب کپاس کی فصل نزدیک ہے۔ ایسے دوست جنہوں نے اپنی اراضی سلسلے کے نام پر وقف کی ہوئی ہے۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ سب سے پہلے خدا کا حصہ ادا کریں۔ اس کے بعد اپنے لئے پیداوار کو استعمال میں لاویں۔

ناظم مال۔ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان

اعلان نکاح

مکرم منشی محمد شفیع صاحب کی صاحبزادی نصرت جہاں کا نکاح ۲۵۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرم حفیظ احمد صاحب ابن شیخ ظہور احمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۸/۱۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب مربی لاہور نے پڑھایا ۱۹/۱۲ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۲۰/۱۲ کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی دماغ

ہمارے بدن کے تمام حصے اپنا اپنا کام ٹھیک وقت پر باقاعدگی اور توازن کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی حصہ کسی دوسرے حصے کے کام میں خلل نہیں ڈالتا بلکہ اس کی مدد کرتا ہے اس طرح بدن کی مشین بے روک ٹوک چلتی رہتی ہے نیند میں بھی بدن کے ضروری کام جاری رہتے ہیں۔ بلکہ بے ہوشی تک میں زندگی کا چراغ جلتا رہتا ہے یہ کتنی عجیب بات ہے کہ غذا کی ضرورت کے وقت ہمیں بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے اور ہم غذا کی تلاش میں ٹانگوں پر چل کر جانے کا ہاتھوں کو منہ میں نوالہ رکھنے کا، جبڑوں کو چبانے کا، حلق کو نوالہ نگلنے کا حکم دیتے ہیں۔ پھر معدہ اور آنتیں ہضم و جذب وغیرہ کا کام سلسلہ بہ سلسلہ ادا کرنے لگتی ہیں۔

دسترخوان پر چنے ہوئے کھانوں میں ہم اپنی پسند کے کھانے کا انتخاب کرتے ہیں اور ناپسندیدہ یا مضر چیز کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی سینکڑوں چیزیں ہیں جن کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہم اپنے اعضاء کو دن رات دیتے رہتے ہیں۔ اور اعضاء ہمارے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بدن کی سلطنت میں کوئی خاص حصہ ایسا ہے جو بدن کے تمام حصوں کا حاکم یا افسر اعلیٰ ہے وہی حکم جاری کرتا ہے کہ یہ کرو وہ نہ کرو۔ فرمانروا حاکم دراصل ہمارا دماغ ہے جو اپنے ماتحت افسروں اور مختلف اعضاء کے ذریعے بدن کا سب انتظام کرتا ہے

دماغ گویا ہمارے بدن میں مرکزی ٹیلیفون ایکسچینج ہے جس کے پاس بدن کے ہر گوشے بلکہ روئیں روئیں سے پیغامات اور خبریں پہنچتی رہتی ہیں اور پھر وہ براہ راست اپنے ماتحت مرکزوں کے ذریعے مناسب احکام صادر کرتا ہے

دماغ نہ صرف نقل و حرکت کے احکام صادر کرتا ہے بلکہ اسی کے اشاروں پر ہم بولتے بات کرتے ہیں اسی کی وجہ سے ہمیں چھونے دیکھنے، سننے سردی، گرمی و درد کی تکلیف بلکہ اچھے اور برے تک کا احساس ہوتا ہے۔ دماغ میں گزری گزری باتوں کی یاد ہمارے حافظے میں محفوظ رکھتا اور تازہ کرتا ہے وہی سوچتا ہے سمجھتا، پرکھتا ہے، وہی ہمارے تمام جذبات کا سرچشمہ و خزانہ ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ جسم کے دوسرے حصوں کے ساتھ دماغ کو صحیح تندرست، چست اور چوکنا رکھنے کے لئے خاص احتیاط کریں۔ اسے اچھی باتوں کی تربیت دیں اور بری باتوں سے بچائیں ورنہ اس کی خرابی سے بدن کے دوسرے سب حصے بے قاعدہ بے قابو اور بے ڈھنگے ہو جائینگے۔ اپنا کام ٹھیک وقت پر اور خوبی کے ساتھ نہیں کریں گے۔ ایک حصہ دوسرے حصوں کے کاموں میں دخل دے کر رکاوٹ پیدا کرنے لگے گا۔ اور سارا نظام جسم درہم برہم ہو کر سارا جسم کمزور اور بیمار ہو جائیگا

دماغ ہمارے جسم میں چہرے سے اوپر اور پیچھے کھوپری کی مضبوط ہڈیوں سے بنے ہوئے صندوق میں محفوظ رکھا ہوا ہے کیونکہ وہ نہایت نرم و نازک اور گودے دار بناوٹ رکھتا ہے۔ پھر اس پر دو جھلیاں غلاف بناتی ہیں اور کھوپری کے اوپر سخت اور تو یچ دار تہہ کے بعد سر کا موٹا حصہ بال دار پوست چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ انسان کا دماغ تمام جانداروں میں سب سے زیادہ وزنی (بدن کا ۱/۴۰ حصہ) اور ترقی یافتہ ہوتا ہے اسی لئے انسان تمام حیوانوں میں عقل کا پتلا مشہور ہے۔

دماغ کے نمایاں حصے

سہولت کے لئے دماغ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ اگلا بڑا دماغ۔ یہ کھوپری کے سامنے دو درمیانی اور پچھلے گڑھوں میں رہتا ہے اور دو نیم کروں کی شکل میں ہوتا ہے۔ جن کے درمیان ایک گہرا شگاف ہوتا ہے اس کی اوپری سطح پر ابھار ہوتے ہیں جن کے درمیان چھوٹی چھوٹی پیچیدہ درزیں نالیاں ہوتی ہیں اس کے اندر بعض خالی خانے (بطون) بھی ہوتے ہیں حس وحرکت اور عقل اس کے اعلیٰ مراکز بڑے دماغ ہی میں ہوتے ہیں اور یہ ماتحت مرکزوں کو صادر کرتے ہیں۔

۲۔ چھوٹا دماغ یہ بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے نیچے کھوپری کے پچھلے گڑھے میں ہوتا ہے اس کی سطح پر ابھار نہیں ہوتے۔ بلکہ لمبی گول لکیریں ہوتی ہیں

۳۔ درمیانی دماغ یا پل۔ یہ حرام مغز کے گرد گھومتا ہوا بڑے دماغ کے دونوں طرف کے نیم کروں کو باہم ملاتا ہے۔

۴۔ سرحرام مغز۔ یہ حرام مغز کا اوپری موٹا حصہ ہے۔ جو اوپر جا کر درمیانی دماغ میں ختم ہوتا ہے اور نیچے سے آنے والے حرام مغز کو دماغ سے ملاتا ہے۔

حرام مغز (نخاع) کی لمبی ڈوری ریڑھ کی ہڈی کی نالی کے اندر ہی سے لے کر اوپر آکر دماغ کے اس آخری حصے (سرحرام مغز) سے مل جاتی ہے اس ڈوری میں ماتحت مرکز ہوتے ہیں۔ جو دماغ کے حرکتی احکام کو بدن کے مختلف حصوں تک پہنچاتے ہیں اور بدن سے آنے والے تمام حسی پیغاموں کو دماغ تک لے جاتے ہیں۔ حرکتی احکام سے ہمارے ہاتھ پاؤں وغیرہ حرکت کرتے ہیں اور حسی پیغاموں سے ہمیں دکھ درد سردی گرمی اور چھونے وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔

دماغ کی تندرستی

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ دماغ بدن کا حاکم اعلیٰ ہے اور بدن کی تندرستی کے لئے دماغ کا تندرست ہونا ضروری ہے اسی واسطے ہمیں دماغ کی بہت حفاظت کرنی چاہیے اور نہ صرف بیرونی چوٹوں سے بچانا چاہیئے بلکہ بری باتوں اور نقصان دینے والی عادتوں سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

دماغ کو قوی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ہم ہر وقت ہر چیز چاہے کھیل ہو یا کام پوری توجہ سے کریں اچھے خیالات رکھیں ہر چیز کے اچھے برے کو اچھی طرح سوچیں اچھی چیز اختیار کریں بری باتوں (جھوٹ چغلی وغیرہ) سے پرہیز کریں۔ خوش مزاجی کی عادت ڈالیں۔

ان چیزوں کی مشق سے دماغ کو تربیت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ قوی ہوتا ہے اور پھر ان سب اچھے کاموں کو بہ آسانی کر سکتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ ہمیں خوش خیالی، خوش مزاجی نیکی اور سچائی کی عادت ہو جاتی ہے اور ہمیں اپنے تمام افعال و کردار (کاموں اور چال چلن) پر قابو حاصل ہو جاتا ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر دماغ کو اچھی باتوں کی تربیت نہ دی جائے تو بہت جلد بری عادتیں سیکھ لیتا ہے اور پھر دماغ کی بری عادتوں کا توڑنا اور چھڑانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ بے فکری سے دماغ کو نقصان پہنچتا ہے اور وہ بے توجہی سے کام کرنے لگتا ہے جھوٹ بھی دماغ پر برا اثر رکھتا ہے۔ جس سے وہ غلط خیال میں مبتلا ہو جاتا ہے بدمزاجی اور جھنجھلانے سے دماغ کو کافی نقصان پہنچ کر ہماری ارادی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

بدن کے دوسرے حصوں کی طرح دماغ کو بھی نہ صرف ورزش و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ کافی غذا اور آرام بھی بدن کا خون اسے غذا پہنچاتا ہے۔ آرام زیادہ تر اچھی اور پوری نیند سے حاصل ہوتا ہے آٹھ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے ۱۲ گھنٹے سونا ضروری ہے۔ دن کے وقت تھکے ہوئے دماغ کو آرام دینے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے کام کو بدل دیا جائے مثلاً اگر حساب یاد کرتے کرتے دماغ تھک گیا ہے تو دوسرا کوئی مضمون یا کتاب پڑھنے لگیں۔ چونکہ مختلف کاموں کے لئے دماغ کے جدا جدا حصے یا مرکز کام کرتے ہیں، اس لئے کام بدل دینے سے اس کے تھکے ہوئے حصے کو آرام بھی مل جاتا ہے۔

چونکہ دماغ زہروں کی بہت تھوڑی مقدار سے جلد متاثر ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں اپنے خون کو شراب تمباکو وغیرہ زہروں کی آلودگی سے بچانا چاہیے۔ خون کے ذریعے یہ زہر دماغ میں پہنچ کر بالخصوص بچوں کے بڑھتے ہوئے دماغ کی بڑھوتری کو روک کر بہت نقصان کر دیتے ہیں۔ بدن کے معمولی فضلات بھی اگر اچھی طرح خارج نہ ہوں تو وہ ہمارے خون کو زہر آلود کر سکتے ہیں جس سے دماغ پر برا اثر پڑ کر درد سر، تکان وغیرہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے بچوں کو اپنے بدن کی اندرونی صفائی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے تاکہ دماغ درست اور چوکنا رہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ حافظے کا تعلق دماغ سے ہے اگر آپ کو یہ شکایت ہے کہ آپ چیزوں کو بھول جاتے ہیں سبق یاد نہیں رہتا یا ذہن سے فقرے نکل جاتے ہیں تو اس پر غور کرنا چاہیے کہ آپ نے کہیں اپنے دماغ سے ضرورت سے زیادہ یا کوئی غیر ضروری کام تو نہیں لیا۔ اپنے دماغ سے آپ جتنا کام لیں اتنا ہی آرام بھی دیجئے۔ صحت دماغ کا یہ بہترین ٹانک ہے۔

(ماخوذ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید توجہ فرمائیں

وعدہ جات اور وصولی چندہ تحریک جدید کے کام کی طرف توجہ خاص کی ضرورت

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے ۲۳۔اکتوبر ۱۹۷۰ء سے فرمایا جا چکا ہے مگر ابھی متعدد جماعتوں کی طرف سے وعدے نہیں پہنچے اور متعدد جماعتوں نے گزشتہ سال کے بقایا جات ادا کرنے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ بابت افتتاح سال نو الفضل کے ذریعہ جماعتوں میں پہنچ چکا ہے علاوہ ازیں اس خطبہ کو الگ طور پر چھپوا کر بھجوایا گیا ہے اس خطبہ کی روشنی میں وعدہ جات اور وصولی کے کام کی طرف عہدیداران جماعت خصوصاً سیکرٹریان صاحبان تحریک جدید فوری طور پر توجہ خاص مبذول فرما کر دفتر ہذا کو نتائج سے آگاہ کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

مخلصین جماعت کو یاد رہے کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے قائم ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقع پر دین اسلام کی ضرورتوں کے لئے بھی کچھ خرچ کیا جاوے۔ عید فنڈ کی شرح پہلے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھا لیکن اب بفضل خدا احباب کی آمدنیوں میں خاص اضافہ ہو چکا ہے اس لئے حتی الوسع اس سے بڑھکر ادائیگی ہونی چاہیئے۔ احباب نیکی کے اس میدان میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائی جائیں۔ البتہ قربانی کے کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جاسکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

تحریک جدید کا نظام حق وصداقت کا ایک مینار

تحریک جدید کے نظام کی زبردست اہمیت کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمیں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق حق وصداقت کے ایک مینار سے ہے۔ ایک مینار جتنا بلند ہو اتنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے ......

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس نور کو پھیلانے کے لئے جو اس زمانہ میں روشنی دینے کی غرض سے دنیا میں نازل ہوا ہے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور روحانیت کے اس مینار کو اپنی جسمانی اور مالی قربانی کی بنیاد پر کھڑا کریں اور اسے اتنا بلند لے جائیں کہ اس کی روشنی ساری دنیا میں پھیل سکے۔"

تمام احمدی نوجوانوں کو حضور اقدس کے اس ارشاد مبارک کو پیش نظر رکھکر تحریک جدید کے نظام کو مضبوط تر بنا کر دنیا کے وسیع تر حصوں تک اسلام اور احمدیت کا نور پہنچانے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ کم از کم سالانہ شرح چندہ دس روپیہ ہے۔ لیکن ہر برسر روزگار خادم کو اپنی ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ اپنے سالانہ چندہ تحریک جدید میں ادا کرنا چاہیئے۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آرمی میں ریگولر کمشن۔ نواں گریجوایٹ کورس

شرائط: بی اے، بی ایس سی کمپارٹمنٹ والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ عمر ۲۱ ۱/۲ اکو ۲۳ تا ۲۳ غیر شادی شدہ۔

درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول امیدوار کے فوٹو، تعلیمی ملازمت اور کریکٹر سرٹیفکیٹ بذریعہ پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام پی اے ٹو ڈائریکٹر پی اے ۳ (ڈی) ایڈجوٹنٹ جنرل برانچ۔ جنرل ہیڈ کوارٹرس راولپنڈی ۱۵ ۱/۲ تک ...... (۲۱)

(ناظر تعلیم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

۳۰ر جنوری تا ۵ر فروری ہفتہ وصولی برائے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۸ر صلح (جنوری) میں صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں ۳۰ر جنوری سے ۵ر فروری تک سات دن کا عرصہ مقرر کرتا ہوں۔ ان سات دنوں میں یہ ساری کمی پوری ہو جانی چاہیئے۔ جہاں تک موصیوں کے حصہ آمد میں کمی کا تعلق ہے اس کے لئے میں موصیوں کی تنظیم کو ذمہ دار ٹھہراتا ہوں۔ وہ حصہ آمد کی وصولی کا انتظام کریں۔ اور کوئی بقایا نہ رہنے دیں۔ باقی چندوں کے لئے جماعتی عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ پوری مستعدی کا مظاہرہ کر کے اس کمی کو پورا کریں تاکہ جماعتی لحاظ سے ہمارا قدم اس جہت میں بھی پہلے کی طرح آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے (الفضل ۱۰ر صلح)

واضح رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات میں اس وقت تک جس قدر وصولی ہو جانی چاہیئے تھی اس میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی کمی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

قطرہ قطرہ مے شود دریا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حلقہ گول بازار ربوہ کے دکانداروں میں اکثریت معمولی کاروبار کرنے والوں کی ہے نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودہ لائحہ عمل کے مطابق بڑے ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لئے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ۱۳۴۹ ہش کے باون ہفتوں میں حلقہ گول بازار سے تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دکاندار حضرات کے اموال اور اخلاص میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے گھروں (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حسنات دارین حاصل کریں۔ آمین۔

ہر ہفتہ معمولی سی رقم اس صدقہ جاریہ میں دینے سے مجموعی طور پر وہ ایک قطرہ مل کر رقم بن جاتی ہے مثل مشہور ہے

ع قطرہ قطرہ مے شود دریا۔

اگر تمام جماعتوں کے جملہ دکاندار حضرات اس کار خیر میں باقاعدگی سے حصہ لیتے رہیں تو انشاء اللہ العزیز ہم اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کو جلد عملی جامہ پہنا سکیں گے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا
نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شہد خالص

ہم عرصہ سے دوستوں کی خدمت میں جنگل کے پھولوں کا خالص شہد پیش کر رہے ہیں یہ شہد ہمارے دواخانہ سے تھوک و پرچون مل سکتا ہے۔ کسی انعام یا ادارہ سے ہم نے شہد پیش نہیں کیا

منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کے نقشِ قدم پر نہ چلنا خود انسان کیلئے باعثِ نقصان ہوتا ہے

کیونکہ وہ اُن فوائد سے محروم ہو جاتا ہے جو متابعت کے نتیجہ میں اسے حاصل ہو سکتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ - کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرنے کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال اس لئے پیش کی ہے کہ مخاطبین میں یہود اور نصاریٰ بھی شامل ہیں۔ اور اُن کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ وہ آپ پر ایمان ہی نہیں رکھتے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال اُن کے لئے دلیل ہو سکتی تھی کیونکہ عرب بھی اور یہودی بھی اور عیسائی بھی اور صابی بھی سب کے سب حضرت ابراہیم پر ایمان لانے میں مشترک تھے پس ضروری تھا کہ اُن کے سامنے ایسے شخص کی مثال پیش کی جاتی جو علاوہ اہلِ عرب کے اہلِ کتاب کے تینوں گروہوں کے لئے بھی یکساں قابلِ احترام ہوتا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ہو سکتے تھے۔ جو علاوہ عربوں کے یہود کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں۔ عیسائیوں کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں۔ اور صابیوں کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے عربو اور یہودیو اور عیسائیو اور صابیو! تم بھی ابراہیمی طریق اختیار کر لو اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَم بن کر آیا ہے اُس کو مان لو۔ اور قومی جنبہ داریوں اور تعصبات کو چھوڑ دو جیسا کہ ابراہیم نے خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ تب تمہارے لئے بھی یہ موقعہ پیدا ہو جائے گا کہ تم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لو ... ...

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ۔ سَفِهَ کے ایک معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے نَسِیَہٗ کے ہیں۔ اس لحاظ سے وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ کے یہ معنے ہوں گے کہ اس شخص کے سوا جو اپنے نفس کے فوائد کو کلی طور پر نظر انداز کر دیتا ہے۔ ابراہیمؑ کے دین سے کون اعراض کر سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کا طریق ترک کرنے سے نبیوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہاں انسان کی اپنی جان کو ضرور نقصان پہنچتا ہے ایک ظالم بادشاہ کو چھوڑنا اپنے نفس کو فائدہ پہنچاتا ہے مگر جو شخص عادل بادشاہ کو چھوڑتا ہے وہ اپنی جان کو آپ نقصان پہنچاتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے عدل سے محروم ہو جاتا ہے اسی طرح انبیاء کے نقشِ قدم پر نہ چلنا اور اُن کے طریق کو ترک کر دینا خود انسان کے لئے باعثِ نقصان ہوتا ہے کیونکہ وہ اُن فوائد سے محروم ہو جاتا ہے جو متابعت کے نتیجہ میں اسے حاصل ہو سکتے تھے۔ چونکہ اس سے پہلے یہ بتایا جا چکا ہے کہ ابراہیم کا نمونہ یہ تھا کہ وہ تمام ابتلاؤں اور امتحانوں اور آزمائشوں کے دور میں کامیابی کے ساتھ نکلا اور اس نے خدا تعالیٰ کی ہر آواز پر لبیک کہا۔ یہاں تک کہ جب اُسے کہا گیا کہ جا اور اپنے بیٹے اور بیوی کو ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آ جہاں پانی کا ایک قطرہ اور غذا کا ایک دانہ تک نہیں ملتا تو وہ بے چون و چرا اٹھا اور اس نے میلوں میل کا سفر طے کرتے ہوئے اپنی بیوی اور بچے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں لا کر چھوڑ دیا۔ اور خود واپس چلا گیا اس لئے اللہ تعالیٰ یہ عظیم الشان نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر کے فرماتا ہے کہ جو شخص اس ملتِ ابراہیمی سے اعراض کرتا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اُن قربانیوں سے کام نہیں لیتا جن کا اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ بظاہر تو یہ سمجھتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کی خیر خواہی کی اُس نے اپنے مال کو بچا لیا۔ یا اپنی اولاد کو بچا لیا یا اپنے جذبات اور احساسات کو قربان ہونے سے بچا لیا مگر درحقیقت وہ اپنے نفس کو بھلانے والا ہوتا ہے" (تفسیر سورۃ بقرہ ص ۱۹۷-۹۸)

تقریب شادی!

ربوہ۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحکیم لطیفہ صاحبہ بی اے کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔ تقریب کا آغاز مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے اپنی دعائیہ نظمیں سنائیں جو انہوں نے اس تقریب کے لئے کہی تھیں۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترمہ امۃ الحکیم لطیفہ صاحبہ کی شادی مکرم قاضی منیر احمد صاحب مبلغ بی ایس سی بی ایڈ۔ ابن محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید کے ساتھ ہوئی ہے۔

اگلے روز مورخہ ۲۱ر جنوری کو بعد دوپہر مکرم قاضی منیر احمد صاحب مبلغ کی دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بہتر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

مورخہ ۲۶/۱/۷۱ کے بعد اگر کسی خریدار کو الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب ہی دیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحتیابی کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

۲۲ جنوری بروز جمعہ جماعت احمدیہ چنیوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر، صحت اور تندرستی اور خلافت ثالثہ میں اسلام کی کامیابی اور سربلندی کے لئے اجتماعی دعا کی۔ نماز جمعہ کے بعد ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

درخواستِ دعا

(۱) برادرم محترم چوہدری نورالدین جہانگیر صاحب آف ساہیوال گذشتہ چند ہفتوں سے بیمار ہیں۔ بعض تکلیفوں سے بفضلِ خدا آرام ہے۔ لیکن ابھی تک پورا افاقہ نہیں۔ گذشتہ دنوں تو خاص پریشانی بھی رہی۔ بزرگان اور احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے برادرم موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

(۲) ربوہ۔ ۲۵ر صلح۔ محترم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھٹہ کی طبیعت جگر اور معدہ میں خرابی کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴